

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودھیانہ سے شائع ہوتا ۱۶ جون ۱۹۱۶ع | نمبر ۲۴

گلدستہ اخبار

۸ اپریل کی ایک تازہ تار خبر میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ جب سے روسی موجودہ جارحانہ حملات شروع ہوئے ہیں۔ اب تک ۱۱۴۰۰۰ آدمی روس نے دشمن کے گرفتار کر لئے ہیں۔

اطالوی فوج اپنے محاذ پر ہر جگہ آگے ہی آگے بڑھتی جا رہی ہے۔

توقع کی جاتی ہے کہ جج ہیوز امریکہ کے آئندہ پریذیڈنٹ مقرر ہو جائینگے۔ کیونکہ قرعہ ان کے نام پر سب سے زیادہ تعداد میں پڑا ہے۔

مسٹر جج ہیوز اپنی راستی اور سادگی کے سبب سے عوام الناس کے نہایت پسند خاطر ہے۔

چونکہ شمالی میکسیکو (واقعہ امریکہ) میں بلوہ ہو رہا ہے اور ایک امریکن کنسولیٹ پر باغیوں نے حملے کئے۔ اس لئے ایک امریکن کمک وہاں پہنچ گئی ہے۔

۱۴ مئی کو امرتسر کے ہیڈ پوسٹ آفس میں مبلغ ۹۵۰ روپیہ کے جی سی نوٹ چوری گئے تھے۔ سنا جاتا ہے کہ پولیس نے چور کا پتہ لگا لیا اور چور کو گرفتار کر لیا ہے۔

چور ہیڈ پوسٹ آفس امرتسر ہی کا ایک کلرک ہے جس کے پاس سے وہ نوٹ برآمد ہو گئے ہیں۔

حضور ویسرائے نے حال ہی میں کٹی فوج کے لیسٹر کے کارخانہ واقعہ شملہ کا معائنہ کیا اور اس کو نہایت پسند کیا۔ اور خوش ہوئے۔

ڈاکٹر بوس نے دریافت کیا ہے کہ ہماری دونوں آنکھیں برابر نہیں دیکھتیں بلکہ ایک سوتی ہے جبکہ دوسری جاگتی ہے۔

ضیق النفس (دمہ) کے لئے موسم گرما میں گھر سے باہر کی تازہ ہوا اور جاڑوں میں گھر کے اندر تمام دروازوں اور کھڑکیوں کو کھلا رکھنا مفید ثابت ہوا ہے۔

عمر کی درازی کے لئے کہتے ہیں کہ صبح اٹھتے ہی جمائیاں لینا نہایت مستحسن اور مفید ہے۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں گذشتہ ۱۲ سال کے اندر پوسٹ آفس ڈیپارٹمنٹ دوگنا ہو گیا ہے۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے محکمہ ڈاک کے متعلق گذشتہ سال میں ......۵۰ پونڈ خرچ ہوا۔

اس رقم میں سے قریباً ......۴۰ پونڈ تنخواہوں پر خرچ ہوا۔

بنارس کے مہاراجہ پربھو نرائن سنگھ جی سی آئی ای نے اپنا ٹکسال گھر برٹش زخمی سپاہیوں کے لئے ہسپتال کے لئے دے دیا ہے۔

تار برقیات

لنڈن ۱۲ جون - اسٹرڈم وانما میں کہا جاتا ہے کہ روسی جنرل برسولاف کے پاس ۱۵ لاکھ فوج ہے -

لنڈن ۱۲ جون - پیٹروگراڈ - روسیوں نے ڈوبی ڈوکا گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے - جو کہ ۲۷ میل لٹزک کے جنوب میں واقعہ ہے - اور ۲۰ میں ڈبنو کے مغرب میں ہے - روسیوں نے ڈبنو گا - ڈن نامی باغ پر قبضہ کر لیا ہے - جو اصل جنگل ہے - اور دلدل سے محصور ہونے کے سبب سے ایک قدرتی قلعہ معلوم ہوتا ہے - جنرل لکلیسکی بوخوینا کی فوج کا سپہ سالار ہے - ۶۰ برس کا بڈھا ہے - تقریباً اُس کی تمام فوجی خدمات اہل سرویہ کے ساتھ رہی اور جب روس اور جاپان کی جنگ ہو رہی تھی اُس نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے - تمام خبریں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ روسی بہت پیشقدمی دکھا رہے ہیں - اور یہ قابل یقین وجہ ہے کہ وہ آسٹرین اور جرمن فوجوں کو علیحدہ کرنے میں کامیاب ہو گئیں ہیں اور شہر سنرنووز کے ایسے نزدیک آتے جا رہے ہیں کہ آسٹروی فوجیں پلوں اور ذخیروں کو آگ لگا کر سرعت کے ساتھ پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں - اور متعدد تعداد سنائی دیتے - روسی نالسکی شہر کے بڑے بڑے پلوں پر جو کہ سنرنووز کے شمال مغرب میں - بجانب شمال کی طرف ہیں - حملہ کر رہے ہیں -

لنڈن ۱۲ جون - پیٹروگراڈ - یہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسی سنرنووز کی گرد و نواح میں پہونچ گئے ہیں -

لنڈن ۱۲ جون - روسیوں کے سنرنووز تک پہونچنے کے بارے میں راشٹر کا تار جو کہ حال میں موصول ہوا - پیٹروگراڈ کا کمیونک اس کی تصدیق کرتا ہے یہ لکھتا ہے کہ قیدی ۴۰۰۰ ۱۱ تعداد ہیں ہیں - اسیران جنگ کی کل تعداد ۴۰۰۰ ۱۱ تک پہونچ گئی ہے - گلی اڈیکی پر تا - نوپول کی شمال کی جانب دشمن کے چھ خطرناک حملے واپس ہٹا دیئے گئے بکبز سکس کے شمال کی جانب سٹرپن نے بامداد جرمن سخت مقابلہ کیا - اور روسیوں سے تھوڑی سی زمین لے لی - کمیونک سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمن نے - ریگا - بیکوبسٹ - جیل کر سونے اور دریوکے علاقوں میں جو جارحانہ حملے کئے ہیں اس سے صرف ان کا منشا دل بہلاؤ ہی تھا - مگر یہ سارے حملے سوائے کرچنی کے حملے کے سب بیکار دیئے جہاں کہ دشمن ایک جنگل میں گھس آیا - لیکن بعد ازاں اس جنگل کے بڑے حصے میں سے روسیوں نے اُن کو نکالدیا -

لنڈن ۱۳ جون - پیٹروگراڈ محاذ کا ایک نامہ نگار بیان کرتا ہے - کہ لٹزک کی کمک تیاری فن محاربہ میں آخری عمل ہے - شہر کے گرد اگرد اٹھتیس قطاریں خندوں کی تھیں - بدھ کی صبح کو حملے کا حکم دیا گیا - اور دوپہر تک دونوں طرفیں برابر رہیں - جبکہ روسیوں نے پوٹ گاڑسی نامے گاؤں کے نزدیک کے جرمن مورچوں میں رخنہ ڈال دیا -

لنڈن ۱۲ جون - پیرس کا ایک کمیونک راوی ہے کہ فورٹ ڈاکس کے مغرب پر جرمن نے ایک حملہ کیا تھا وہ بالکل بیکار دیا گیا -

لنڈن ۱۳ جون - پیرس گذشتہ رات کے کمیونک میں لکھا ہے کہ توپ خانے کی سخت تیاری کے بعد دشمن نے تھاؤمنٹ کے ہمارے شمالی مورچوں پر ساہا اون نہایت سختی کے ساتھ متواتر حملے کئے - مگر ہماری پیادہ فوج کی آتشباری نے دشمن کو ہر جگہ پیچھے ہٹا دیا - دشمن کا اس میں بڑا بھاری نقصان ہوا -

فورٹ ڈاکس کے مغرب اور شمال کے تمام علاقے پر سخت گولہ باری ہوتی رہی - چین کورٹ کے شمالی علاقے میں ہر دو جانب سے توپیں چلتی رہیں مگر کوئی پیٹن کی جنگ نہیں ہوئی -

مسیحی کارندوں کی شمالی ہند کی کانفرنس

یہ کانفرنس ۲۴ سے ۳۰ جون تک منصوری میں فراہم ہوگی جو مضامین پڑھے جائینگے یا جن پر کلام ہوگا اور جو صاحبان ان مضامین پر بولینگے وہ حسب ذیل ہیں - ۲۷ جون بروز منگل "دیہاتی کاموں میں چودھری اور پنچایت"۔ پادری ہسن بیکر صاحب ۲۸ جون بروز بدھ "دیہاتی مسیحیوں کو عشاء ربانی میں شریک کرنا"۔ پادری ایچ ڈی گریسولڈ صاحب ڈی ڈی - ۲۹ جون بروز جمعرات "دیہاتی مستورات کے درمیان زنانہ کام" مسز ویلیو میلس صاحبہ - ۳۰ جون جمعہ "موجودہ زمانہ کے مشنری مسائل" پادری جے سی آرچانو صاحب - کانفرنس کے دوسرے دن پادری ٹی لی صاحب چار روز کے اخلاقی اور مذہبی خیالات پر ایک لکچر دینگے - اور تیسرے دن چار روز کے "مذہب اور اخلاق" پر پادری جی ڈبلیو برگز صاحب کا لکچر ہوگا



ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح اور بڑے آدمی

(۳)

مسیح کی بزرگی اور عظمت سے ایک اور بات تعلق رکھتی ہے کہ مسیح زمانوں کا مرکز ہے۔ یہ بات کسی انسانی ہیرو۔ یا فیلسوف یا مصلح پر صادق نہیں آسکتی جو ایک ہی پشت میں پیدا ہوا اور گذر گیا۔ وہ صرف نسبتی معنوں میں زمانہ کا مرکز کہلا سکتا ہے۔ مسیح وقتوں کے پورے ہونے پر پیدا ہوا تھا۔ یعنی ایسے وقت میں جو خدا کے ارادہ کے موافق ٹھہرایا گیا تھا اور جبکہ دنیا کی عالمگیر حالت ایسی تھی کہ جبکہ نجات دہندہ اور اسوۂ حسنہ نے دنیا میں مقبول ہونا تھا۔ اور یہ ایسی حالت تھی جس میں ان اصولات کا خاتمہ ہو گیا تھا جو حقیقت پر اس وقت تک حکمران تھے۔ اس حالت میں مذاہب اور اخلاق درجہ اسفل پر آ گئے تھے۔ اور اس وقت نہ صرف ایک ہی قوم کی بلکہ کل بنی نوع انسان کی۔ اس کل دنیا کی نوزادگی کی اشد ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ دنیا کو صرف اسی قسم کی حالت میں ایک خاص اور یگانہ مذہبی اخلاقی نمونہ کی سخت ضرورت تھی۔ اور ایسی ہی حالت میں اعلیٰ ترین کام کئے جانے کی ضرورت تھی تاکہ چھٹکارے اور نوزادگی کی بادشاہت کی بنیاد ڈالی جائے۔

اور چونکہ مسیح کے کام کا انحصار اُس کی شخصیت پر تھا۔ اس لئے لازم تھا کہ وہ اپنے تعلقات اور حالات گرد و پیش کے اندر ہی ترقی کرتا تاکہ انہیں حالات اور تعلقات میں ہو کر وہ ہر پہلو سے اپنی ذاتی کمالیت کا کافی اور نہایت مفید اظہار کر سکتا جو باتیں کسی انسانی بڑے آدمی کے حق میں صادق آتیں کہ ایک ایسا بہترین تقریباً فتہ تعلق درمیان اُس شخص کے اور ان حالات کے ہے جن میں اُس نے ترقی کی ہے۔ اور اس شخص کی زندگی کے اندر پروردگاری کے سلوکات کے آثار موجود ہیں۔ وہ ساری باتیں اپنے پورے کمال تک مسیح خداوند میں پائی جاتی تھیں۔ وہ اپنے آپکو ایسے حالات کے اندر ظاہر کرتا ہے جن میں وہ تمام تنقیضات اور مقابل کی باتیں اور واقعات مشتمل ہوں۔ جو محبت اور راستبازی کے ساتھ دنیا کو مطیع اور رہائی دینے والے اعلیٰ معراج کے ظہور کے لئے لابدی تھیں۔ اس نے اپنی ہی قوم کے اندر یہودی یونانی اور رومی تعلیم و تربیت کے متحدہ نتائج پائے۔ یہودیوں اور یونانیوں کے درمیان جو بڑا بھاری مذہبی افتراق موجود تھا اس کا بالمقابل سامنا کیا۔ اس نے تہذیب کی اس حد سے زیادہ پختہ حالت کا بخوبی مقابلہ کیا۔ جس میں انسان کی تمام طرز معاشرت تعلیم۔ تمام بیرونی معاملات۔ غریبی اور امیری استبدادانہ حکومت اور غلامی کا۔ اور اس تمام بڑی تہذیب کا کما حقہ مقابلہ کیا جس کی بنیاد اس پولیٹیکل حکومت پر تھی۔ جو سرتوڑ بربادی کی جانب جا رہی تھی اور اپنے ہی بوجھ کے نیچے دب جانے کے قریب تھی۔ اُس کے حالات محاصرہ نے ثابت کر دیا تھا۔ کہ وہ دنیا کی تمام تاریخی طاقتوں سے اعلیٰ اور اکبر اور اشہر ہے۔ خواہ وہ تمدنی ہوں۔ خواہ وہ مذہبی۔ خواہ تہذیبی خواہ مجلسی۔ اور یہ بتا دیا کہ یہ تمام طاقتیں خدا کے حضور سے گری ہوئی اور محض انانیت کی خدمت گذار ہیں۔ مسیح کے ساتھ یہ حقیقت واضح طور پر کھل گئی کہ یہودیوں کی مذہبی زندگی اپنے اصلی اور حقیقی معنی میں بالکل متحجر اور بے معنی رسوم و رسوم میں پختہ اور منجمد ہو گئی ہے۔ اور بے مغز تمدنی معراج اور قوم پرستی کا شکار ہو گئی ہے۔ جیسا کہ فریسیوں اور کیافا کے حالات سے روشن ہے۔ دوسری جانب یونانیوں کے وسوسے اور ظاہر داریاں۔ دنیا کی خالی دانائی اور الحاد۔ فطرت پرستی جس نے مذہبی خیالات کو بھی آدمی کے تصورات میں منتقل کر دیا تھا۔ بے پرواہی اور شکوک کی گرم بازاری تھی جن کے پیرو انسانی نظامات اور رایوں کی لگاتار تبدیلیوں اور اختلاف آراء سے تنگ آکر تمسخر کے طور پر پوچھا کرتے تھے۔ کہ حق کیا ہے؟ اُس نے اپنی قوم کو ان بھیڑوں کی مانند پایا جن کا چرواہا نہ ہو۔ اور جو یکے بعد دیگرے جھوٹے نبیوں اور راہ دکھانے والوں کا شکار بنتے رہے۔ مگر اس عام خرابی میں ہی اُس نے انسان کی روحوں کے اندر زندگی کا نیا تخم۔ نئے زمانہ کے اشتہارات۔ مقدس انتظاری اور آرزو بھی پائی۔ اس نہایت درجہ کی خرابی اور کجروی کے درمیان اس نے خدائی بادشاہت کا عمیق ترین احساس بھی پایا یعنی دل کی غریبی۔ راستبازی کی بھوک اور پیاس۔ نہ صرف بنی اسرائیل ہی کے اندر پائی۔ بلکہ بت پرستوں اور سامریوں کے درمیان بھی۔ اور اپنی قوم کی مصیبت زدہ اور ابتر حالت کے اندر اس نے بالخصوص نئی پشت کے درمیان ایسے آدمیوں کا زمرہ بھی پایا جو اس کے شاگرد بننے کے۔ اور آنے والے زمانہ کے مبشر اور مصلح اور دنیا میں خدائی بادشاہت کے قائم اور مستحکم کرنے کے لائق اور قابل تھے۔

ان متضاد عناصر والی دنیا میں [illegible] اور اپنے آپ کو اس نے ظاہر کیا۔ اعلیٰ ترین زندگی

کے اس منشا کو پورا کیا۔ جو بزرگی اور عظمت مسیح نے ظاہر کی وہ عین بزرگی اور ذاتی عظمت تھی۔ کیونکہ بڑی اطمینان قلب کے ساتھ اور دنیا کے بیچ وسط میں بڑی جانفشانی اور برداشت کے ساتھ مسیح نے اپنا پیچھا کاٹے اور کفارہ کا کام کا حقہ پورا کیا۔ اور بنی نوع انسان کے لئے ایک لاثانی اور نہایت قابل تقلید نمونہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ اور اسکی آخری عمر میں لوگوں نے اس سے بے اعتنائی کی۔ اس کو گرفتار کیا اور رکھا اور مجرموں کی موت صلیب پر مروا دیا۔ دنیا کی نظروں سے وہ غائب ہو گیا۔ دنیا پر ظاہر ہو گیا کون کیا تھا اور اب بھی برابر ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ کیا ہے۔

چھ کروڑ روپیہ کا سرکاری قرضہ

گورنمنٹ ہند حال ہی میں چار فی صدی کے نئے قرضہ کا اعلان کرنے والی ہے۔ یہ قرضہ ۶ کروڑ روپیہ کا ہوگا۔ مگر اس رقم سے زائد کے قرضہ کی درخواستیں بھی قبول ہونگیں۔ یہ زائد قرضہ کسی چھ کروڑ سے زیادہ کا نہ ہوگا۔ اور اس میں وہ الحاقی درخواستیں شامل نہ ہونگیں جو پوسٹ آفس کے ذریعے کیجائیں گی۔ یہ قرضہ ۱۹۱۶ء کے چار فیصدی قرضہ تبادلہ کے نام سے موسوم ہوگا۔ اور برابر شائع ہوگا۔ اس کا سود چار روپیہ سالانہ ہوگا اور یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء پر یا ۱۹۳۱ء کے بعد کسی وقت قابل الانفکاک ہوگا۔ جس کسی کے پاس اس نئے قرضہ میں کوئی مکمل ادا شدہ حصہ کا سرٹیفکیٹ ہوگا وہ اسبات کا مستحق ہوگا کہ مساوی رقم کے ۳½ فیصدی یا ۴ فیصدی ضمانتوں کو ساڑھے تین فیصدی ضمانتوں کے فی یکصد روپیہ کے عوض میں نئے قرضہ کے ۹۶ روپیہ اور تین فیصدی ضمانتوں کے فی یکصد روپیہ کے عوض نئے قرضہ کے ۸۲ روپیہ ملے ہوئے۔ اس قرضہ کے ضوابط اور فارم جو پوسٹ آفس سے دستیاب ہو سکیں گے۔ اسی قسم کے ہیں جیسے کہ سابق قرضہ کے ہیں۔

یوآن شیکائی کی وفات

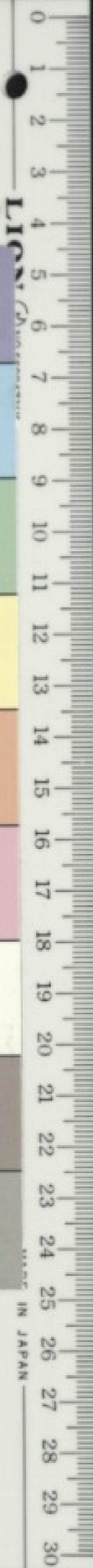
سلطنت چین کا پریذیڈنٹ

یوآن شیکائی ۵ جون ۱۹۱۶ء پیر کی صبح کو بعارضہ نمونیا اس جہان سے رحلت کر گیا۔ اس کی جگہ وائس پریذیڈنٹ لی یوآن ہنگ عارضی طور پر پریذیڈنٹ مقرر ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ تین فرانسیسی اور متعدد چینی ڈاکٹر اس کے علاج میں مشغول تھے مگر متفرق علاج معالجہ سے حالت زیادہ پیچیدہ اور غلط علاج ہوتی گئی۔ فرانسیسی ڈاکٹروں کے مشوروں اور ہدایات کی کچھ بھی پرواہ نہ کیجاتی تھی۔ یوآن شیکائی نے اپنے ملک کی فلاحیت اور ترقی میں بہت کوشش اور محنت کی تھی ۱۹۱۲ء سے جبکہ وہ پریذیڈنٹ مقرر ہوا تھا۔ اس نے ملک چین کو بڑی بڑی مشکلات اور خطرات میں سے نکال دیا تھا۔ جاپانی مطالبہ کے وقت تک وہ خارجی و داخلت سے خاطر خواہ بچتا رہا اس اثنا میں اس نے بڑی بڑی مختلف اقسام کی اصلاحیں کیں۔ اور ملک کو نئے سانچے میں ڈھالدیا۔ اپنی تمام اثنا حکومت میں اس نے اپنے خیالات کی آزادگی اور عمل میں مستقل مزاجی کو ہاتھ سے کبھی نہ دیا۔ وہ چینی جنرلوں میں سے سب سے پہلا تھا۔ جس نے اسبات کی ضرورت کو محسوس کیا۔ کہ فوج کو یورپین تعلیم اور ہتھیاروں سے مزین اور مسلح کرے اور ۱۸۹۵ء میں جاپان کیساتھ جنگ کرنے کے بعد ہی پانچ ہزار آدمی کی ایک فوج تیار کرنے میں کامیاب ہوا اور ان کو نہایت سخت قاعدوں کا پابند کیا۔ ۷۰ سال کی عمر تک وہ اپنے ملک کے ساتھ حتی الوسع کوشش اور سعی کرتا رہا۔ اور اس کی اصلاح میں کوئی بھی کسر نہ رکھ چھوڑی۔ کہتے ہیں کہ یوآن شیکائی ہی اس بلوے کا باعث اور ذمہ وار تھا جو چین میں ہوتے رہے۔ یہ تو سچ ہے کہ اس بلوے کا باعث یہ تھا کہ اس نے شہنشاہ چین بننے کی کوشش کی۔ لیکن اگر یہ بہانہ بھی نہ ہوتا تو تسائیاؤ اور اس کے دوست کوئی اور بہانہ تلاش کر لیتے۔ ان بہت سے گورنروں اور جنرلوں میں سے جو اپنی آزادگی کا اعلان دیتے رہے ہیں۔ ایک بھی ایسا نہ نکلا جو اس کام کے کرنے کے قابل ثابت ہوتا۔ جو یوآن شیکائی کر رہا تھا۔

زہریلی گاس کب اور کس طرح ایجاد ہوئی

ولایت کے ایک اخبار میں درج ہے کہ زہریلی دم گھٹنے اور آنسو پیدا کرنے والی گاس جس کا استعمال جرمن لوگ میدان جنگ میں کرتے ہیں۔ ایک قسم کے درخت کے بیج سے بنتی ہے۔ جس کو "سبیدلا" کہتے ہیں۔ اور جو وینزویلا سے لایا جاتا ہے۔ لفظ "سبیدلا" کے معنی "جو" کے ہے۔ اور سوسن کی قسم کے ایک پودہ کا نام ہے۔ یہ پودا وینزویلا اور میکسیکو ہی میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ نہایت ہی زہریلے بیج پہلے پہل ادویات کے کام آتے تھے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ سبیدلا کے بیجوں کا آٹا یا برادہ آنکھوں حلق اور خصوصاً ناک میں پہنچ کر غایت درجہ کی سوزش اور جلن پیدا کر دیتا ہے۔ ایسا کہ جو مزدور اس کو پیسا کرتے تھے اپنے چہروں پر غلاف یا چہرہ چڑھا لیا کرتے تھے۔ اس بیج کے برادہ کو مویشی رکھنے والے لوگ شپولوں کے زخموں میں سے کیڑے مارنے کے واسطے استعمال کیا کرتے تھے۔ ۲۵-۳۰ سال کا عرصہ





گذرا کہ سب سے پہلے پیرج وینزولا سے ہمبرگ میں لایا گیا تھا۔ پیرو نجات کی مانگ اس قدر کم تھی کہ اس کی پانچ ہزار روپیوں سالانہ سے زیادہ برآمد نہ تھی۔ اس کی زراعت نہیں کیجاتی۔ ہاں البتہ جوں جوں اس کا استعمال اور فوائد معلوم ہوتے جائینگے توں توں اسکی مانگ بھی زیادہ ہوتی جائے گی۔ اس تخم کی اور جاسفیا اس سے مختی ہیں ان کی درآمد انگلستان میں ممنوع ہے۔

لارڈ کچنر کی وفات

گذشتہ ہفتہ جو خبر وحشت اثر لارڈ کچنر کی غرقابی کی موصول ہوئی۔ اس سے ہمارے دل پر نہایت رنج و افسوس پیدا ہوا۔ اور ہم سرکار کے ساتھ اس کے افسوس میں دل سے شریک ہیں۔ خدا کرے کہ جلد لارڈ کچنر کا نعم البدل میسر اور متعین ہو جائے۔ جو خدمات لارڈ مرحوم نے گورنمنٹ انگلشیہ کی کی ہیں وہ بجائے خود قابل تعریف و تحسین اور باعث فخر ہیں۔ جدید ترین خبر ہے کہ جہاز ہمشپائر ۸ بجے رات کو ایک بحری سرنگ سے ٹکرا کر دس منٹ کے اندر اندر غرق ہو گیا۔ آپ ایک روسی مشن پر جا رہے تھے۔ تاکہ زار روس کے ساتھ جنگی اور مالی معاملات پر سوچیں۔ لوگوں نے جو ساحل پر تھے چار کشتیاں آتی دیکھیں مگر تلاطم بحر کی وجہ سے وہ چٹانوں کے ساتھ ٹکرا کر پاش پاش ہو گئیں جس کشتی میں لارڈ کچنر اور اس کا سٹاف تھا وہ بحری طوفان کا شکار ہو گئیں۔ بارہ آدمیوں کی ایک کشتی چٹانوں کے نیچے پائی گئی۔ یہ لوگ نہایت ہی تھکے ہوئے اور حواس باختہ تھے۔ بعض ان میں سے یہ کہتے ہوئے کہ لارڈ کچنر جہاز پر تھا جاں بحق ہو گئے۔ چٹانوں کے نیچے سے ۵۰ نعشیں برآمد ہوئیں جو ابھی تک گرم تھیں۔ ان لاشوں کو بیلوں سے کھینچ کر اوپر لایا گیا۔ بعض لاشوں کی انگلیوں اور پاؤں کے انگوٹھوں کے ناخن نہ تھے جس سے گمان ہوتا ہے کہ چٹانوں پر چڑھنے کی تگ و دو میں وہ ناخن جاتے رہے۔ ان لاشوں کو سٹرومنس میں اعزاز کے ساتھ دفن کر دیا گیا ہے۔

فاتح سوڈان کا ماتم

حضور لارڈ کچنر صاحب بہادر کی وفات کی خبر چند روز پہلے سے مشتہر ہو گئی تھی۔ مگر باقاعدہ شاہی اعلان کا حال گورنمنٹ گزٹ سے معلوم ہوا کہ ۱۳ جون کو ان کے لئے شاہی اعزاز سے توپوں کی سلامی ہوگی۔ اور ۱۲ بجے تمام گرجاؤں میں ہوگی۔

اسی حسرت افزا موقعہ کے لئے ہمارے سکول میں جناب مسٹر اڈورڈ بخمیاہ صاحب ہیڈ ماسٹر نے آج صبح ساڑھے چھ بجے ایک غمناک میٹنگ میں تقریر فرمائی۔ اور لارڈ کچنر صاحب مرحوم کے حسن خدمت کا ذکر کیا۔ کہ وہ ہمارے انڈیا کے کمانڈر انچیف رہے۔ مصر کے برٹش ایجنٹ بھی ہوئے تھے۔ سوڈان کو فتح کر کے فاتح خرطوم کا لقب پایا۔ لارڈ کرزن صاحب وایسرائے ہند کے عہد میں عہدہ سپہ سالاری کو کمال شان سے نباہا۔ اس کے بعد جنگ یورپ کے لئے برطانیہ کے وزیر جنگ مقرر ہوئے۔ اور لاکھوں سپاہ کے بھرتی کرنے کا اصول انہوں نے جاری فرمایا۔ ایسے رکن سلطنت کی بے وقت موت پر سب برٹش کالونیز میں آج ماتم ہے۔ اور بڑا افسوس ہے

ان کے بعد میر کریم الدین برق آپ کے اخبار کے نامہ نگار نے ایک مختصر سی نظم میں ہیڈ ماسٹر صاحب کے بیان کی تائید کی اور لارڈ کچنر صاحب کے مجاہدہ بیان کئے۔ کہ وہ کس طرح سپاہی سے سپہ سالار ہوئے تھے۔ اور حضور جارج پنجم صاحب شہنشاہ انڈیا نے ان کی ہمشیرہ مسز پارکر صاحبہ کے تار میں ذکر فرمایا ہے۔ کہ ہم نے ایک پیارا دوست کھو دیا۔ سلطنت برطانیہ کے لئے ان کی وفات بہت بے وقت ہوئی ہے۔ ان تقاریر کے بعد سکول میں سارے دن کے لئے رخصت کر دی گئی

(نامہ نگار)

ایک جرمن دوراندیش کا مشورہ جرمنی کو

ہر میکسیمیلین ہارڈن جرمنی کے اس جواب میں جو اس نے امریکہ کو دیا ہے جرمنی کی روش پر اپنی بڑی سی بے اطمینانی ظاہر کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وہ وقت آگیا ہے جبکہ جرمن معاملات کی سمت توجہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس بات کا وعدہ جرمن لوگوں سے کیا گیا تھا اس کے ایفا میں تلو ناکام رہی۔ وہ کہتا ہے کہ اب جرمنی کو چاہئے کہ بونا پارٹ کی پالیسی اور بسمارک کی پالیسی ان دونوں میں سے ایک کو قبول کرے۔ اس کا بیان ہے کہ اگر جرمنی قیصر کی کا خواہشمند ہے جسکے معنی ہیں آئندہ نسل کے لئے بد قسمتی حاصل کرنا ہے تو چاہئے کہ وہ باقی تمام نسل انسانی سے یگانگت قطع کرے۔ ہر مخالف کو برہنہ تلوار سے ڈراتا ہے۔ اور اپنی جنگ تیاری رکھے تا وقتیکہ یورپ و ایشیا کی ہر ایک چیز یا تو اپنے قلمرو میں شامل کر لیجا سکے یا خالی کر دی جائے لیکن اگر جرمنی چاہتا ہے کہ شاندار مدعا کی جانب عود کرے تو اس حقیقت کو مد نظر رکھے کہ حیات اور سامان جنگ اتراے جنگ ہی سے بدرجہ اولی جنگ کا اختتام ہو سکتا ہو تو خیال ہے اپنے آپ کو فوراً بچائے۔ یہی ہیر ہارڈن ایک جرمنی خیال میں

طویل مضمون لکھتا ہوا جرمن لوگوں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ کچھ ہونے سے انکار کریں کہ جو کچھ موجودہ امپیریل پالیسی کے ٹھیکہ داروں نے انہیں بتایا ہے۔ اور جو کچھ ہمسایہ قوموں نے تمہیں بتایا ہے۔ اس پر یقین نہ کرو اور ذرا ہوش سنبھالو۔

روس کی فتحیابی

آجکل روسی آسٹروی محاذ پر بڑی بالادستی سے فتح پر فتح اور آسٹرویوں کا قلع قمع کر رہے ہیں۔ چنانچہ جب سے انہوں نے جارحانہ حملات کرنا شروع کیا ہے۔ مقام وولہائینیا میں جنگ صعب ہو رہی ہے۔ کل رپیٹ اور رومانوی محاذ پر جنگ ہے۔ دریائے سٹائر پر ایک پل روسیوں کے قبضہ میں آگیا ہے۔ اور آسٹروی اور جرمنی فوج سے ۲۰۰۰ آدمی گرفتار کرلئے ہیں۔ دیگر مال غنیمت علاوہ ہے۔ روسی دریائے سٹریپا سے عبور کرکے دریائے زلوٹا پوٹک تک پہونچ گئے ہیں۔ ۱۰ تاریخ کی خبر ہے کہ کل عرصہ حملات جارحانہ میں دشمن کے دو لاکھ آدمیوں کے نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔ روسیوں نے دریائے سیرٹ اور سٹریپا کے وہ کل مورچے جرمنوں سے واپس لے لئے ہیں جو ۱۹۱۵ء کی ستمبر سے دشمنوں کے ہاتھ میں آگئے تھے۔ بکرک سے سیکروناسٹرنک کا کل گلیشیائی محاذ دشمن کا پورے پورے طور پر شکست کر دیا گیا ہے۔ دریائے گولڈن لیپا پر پیشقدمی کر رہے ہیں جو دریائے زلوٹا سے دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہزاروں آدمی دشمن کے اسیر ہو ہو کر روس کو لیجائے جا رہے ہیں۔ آسٹروی اسیران جنگ عموماً درخواست کرتے ہیں کہ ہم کو جرمنوں سے علیحدہ رکھا جائے۔

۹ کی خبر ہے کہ روسیوں نے ۵۶۰۰ آدمی اور پکڑ لئے ہیں۔ اور گیارہ توپیں لے لیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سے خاص خاص مورچے اور بوگزلوٹا نامے گاؤں پر ایک توپ خانہ کا احاطہ معہ گولوں وغیرہ کے لے لیا۔ کل ۱۳۴ افسر ۷۰۰۰ آدمی ۴۹ توپیں ۱۲۷ کلدار توپیں اور بے شمار مال غنیمت پر قبضہ کرلیا صرف جنرل لیٹیسکی نے کزر نوچ میں جنگ کرتے ہوئے ۱۸۰۰۰ آدمی پکڑ لئے اور دشمن بیساختہ فرار ہوگیا۔

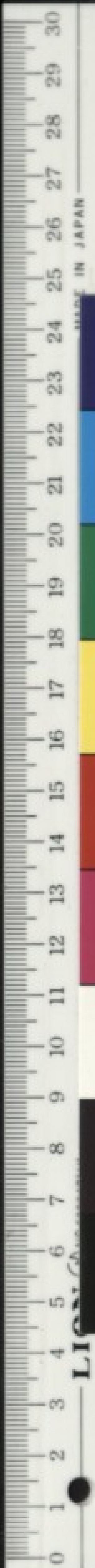
۱۲ تاریخ کی خبر ہے کہ روسیوں نے وولہائینیا گلیشیا اور بکووینا میں جارحانہ حملے کرکے تازہ فتحیابیاں حاصل کی ہیں۔ دشمن کا سخت نقصان ہوا ہے ٹونیو پر روسیوں کا قبضہ ہوگیا ہے۔ مال غنیمت کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ روسیوں نے ایک ہی سیکٹر میں ۲۰ سراغرساں روشنیاں۔ سامان رسانی کی دو ٹرینیں۔ ۲۷ کلدار توپیں۔ گولوں اور سامان جنگ سے بھری ہوئی ٹرینیں قبضہ میں کرلیں جرمنوں نے آسٹرویوں کو امداد دینے کی کوشش کی۔ مگر دو ہزار اسیران جنگ چھوڑ کر پسپا ہوگئے۔ الغرض روسی ایسی فتوحات کر رہے ہیں کہ جنکا کوئی حد حساب نہیں۔

جرمن نقطۂ خیال سے ہند میں برٹش حکومت کی برکات

اس جنگ میں جہاں جرمن نے انگلستان کی جنگی لیاقتوں اور قابلیتوں کا لوہا مان لیا ہے۔ وہاں اُن کی تمدنی اور سیاسی خدمات کو بھی وہ منافرت اور قصدی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ہمبرگ کے پروفیسر نوٹے نے سٹیڈین میں لکچر دیتے ہوئے یوں کہا کہ

"میں اُن لوگوں سے تعلق رکھتا ہوں جو باوجود ہر بات کے اس امر کا یقین کرتے ہیں کہ وہ وقت بہت دور نہیں ہے۔ جبکہ ہم جرمنی اور انگلستان کو معرکۂ تعلیم وتہذیب میں اکٹھے ہو کر سب سے آگے دیکھیں گے۔ اور ہندوستان کی بابت میں اپنے ذاتی مشاہدہ سے جانتا ہوں کہ برٹش حکومت کثیر پہلو سے ہندوستان کے لئے فیض رساں ثابت ہوئی ہے۔ یہ وہ رائے ہے جو میں نے بسا اوقات جنگ میں ظاہر کی ہے" مگر ساتھ ہی اعتراض بھی کرتا ہے کہ یہ سارا کام مادی نقطۂ خیال سے کیا گیا ہے۔ اپنے مضمون میں آگے چلکر وہی پروفیسر کہتا ہے کہ برٹش شخصی طور پر سنجیدگی سے یہ کہتے ہیں کہ ان کی حکومت ہندوستان کے لئے برکت ہے۔ اور مجھے بسمارک کا یہ فقرہ یاد آتا ہے کہ اگر انگلستان اپنے تمام جوشیلے بہادر بھی کھو بیٹھے تو بھی جو کام اُس نے ہندوستان میں کئے ہیں۔ وہ اس کے نام کو زندہ رکھیں گے۔ میں نے یہ بھی اس پر اضافہ کیا تھا کہ کوئی دوسری قوم اس مسئلہ کو کسی بہتر طریق میں بھی حل نہ کرسکتی"

کلکتہ ۱۳ جون۔ سٹیٹسمین کا خاص تار مظہر ہے۔ کہ ٹائمز کا نامہ نگار مقیمی ایمسٹرڈم۔ جٹ لنڈ کی جنگ کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے کہ جرمن کا منشا جنگ کرنے کا نہ تھا بلکہ تجارتی برباد کن بہت سی کشتیاں بحر اٹلانٹک میں بطاری بیڑے پرے لے جائے۔ مگر ناکامیاب ہوا۔ بہت سے تیز رفتار کروزر جو اس مطلب کیلئے مستعمل ہونے والے تھے سب غرق کر دیئے گئے۔





مراسلات

انسان کا عالمگیر مذہب

خدا نے اگلے زمانہ میں سب قوموں کو چھوڑ دیا کہ اپنی اپنی راہ پر چلیں۔ اعمال ۱۴: ۱۶ نئے ترجمہ کے مطابق خدا نے اگلے زمانہ میں سب قوموں کو اپنی اپنی راہ چلنے دیا۔ زمانہ اس بات کے اب بالکل قریب آگیا ہے۔ کہ انسان اپنی سب سے بڑی ضرورت کو محسوس کرے۔ اور وہ ضرورت یہ ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کے مقرر انتظام اور ٹھہرائی ہوئی راہ کو دریافت کرے اور صراط المستقیم کو پاکر دل سے اس کو قبول کرے۔ اور اس کو معبود حقیقی اور دنیا کے خالق اور پروردگار کی پاک مرضی کا عرفان حاصل ہو جائے اپنے تئیں ابدی زندگی کا وارث بناوے۔ اور انسانی حاجت فی الحقیقت انہی امور میں پائی جاتی ہے۔ حقیقی مذہب انسان کو ان امورات کے سوائے کچھ اور نہیں سکھلائیگا۔ انسان کو عالمگیر مذہب سب سے پہلے یہ سکھائیگا کہ خدا کیا ہے؟ دنیا کی پیدائش کا کیا مقصد ہے؟ اور خدا تعالےٰ کی نسبت انسان کے اعلےٰ فرائض کیا ہیں؟ اور انسان کی ابدیت اور روح کی بقا کن مقررہ شرائط پر منحصر ہے۔ علاوہ ان باتوں کے آدمی کی لفظی بحث اور ناروا نقطہ چینیاں اور تکرارات اور جھگڑے اور نقیضیں لاحاصل ہیں۔ ان باتوں کو چھوڑ کر انسان کا فرض کلی یہ ہے کہ حق تعالےٰ سے ملاپ کا راہ پاوے اور وہ راہ حقیقی مذہب میں ملتا ہے۔ ہماری پیش کردہ آیت ہم کو تھوڑی دیر کے لئے زمانہ قدیم کی طرف لے دوڑتی ہے۔ اور یقیناً وہ زمانہ بزرگان سلف کی طرف ہماری توجہ کو لگاتا ہے۔ طوفان نوح کے بعد جب دوسری دنیا کی آبادی کے انسان اپنی نسبت کچھ غور کرنے لگے۔ دوسری دنیا کے بزرگ یعنی ہمارے آباؤ اجداد سام۔ حام۔ یافت سے بہت سی قومیں دنیا میں پھیل گئیں۔ گو تاریخ مذاہب پر غور کرنے والے برائے نام قلیل التعداد آدمی پائے جاتے ہیں مگر تاہم اس بات سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ دنیا کے روشن پہلو میں اس قسم کی تحریک پیدا ہو گئی ہے۔ اور لوگ تاریخ مذاہب کی جانچ پڑتال میں اکثر مصروف ہوتے جا رہے ہیں۔

رسول کا یہ قول کہ خدا نے اگلے زمانہ میں سب قوموں کو اپنی اپنی راہ چلنے دیا۔ اس بات کو خوب ہی واضح کرتا ہے کہ طوفان کے بعد مذہب کی نسبت قوموں کے خیالات منتشر اور پراگندہ ہو گئے۔ اور اکثر لوگ نظام شمسی اور مظاہرات طبعی پر اپنے خیالات جما بیٹھے۔ اگرچہ بعض لوگ دنیا میں ایسے بھی موجود تھے کہ کسی اعلےٰ ہستی کا تصور ان کے دلوں میں تھا۔ مگر تو بھی اس کے سچے عرفان سے ان کی عدم واقفیت تھی۔ ان کی عقل محض خدا کے عرفان کے لئے ناقابل تھی۔

اس باعث وہ اس کی اعلےٰ منشاء اور شان کے لائق عبادت اور ستائش کرنے میں باطل خیالات میں پڑ گئے۔ اور ان کے ناسمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔ اور اپنے آپ کو دانا جتا کر بیوقوف بن گئے۔ اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی انسان اور پرندوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا۔ اسی لئے انہوں نے خدا کی سچائی کو بدل کر جھوٹ بنا ڈالا۔ اور مخلوقات کی زیادہ پرستش اور عبادت کی بہ نسبت اس خالق کے جو ابد تک محمود ہے۔ اور جس طرح انہوں نے خدا کا پہچاننا ناپسند کیا ہے۔ اسی طرح خدا نے بھی ان کو ناپسندیدہ عقل میں پڑے دیا کہ نالائق حرکتیں کریں۔ قدیم اہل بابل اور سوریہ اور مصر اور یونان وغیرہ ملکوں کی قدیم دیوتا پرستی اور علم الاصنام پر سرسری غور کرنے سے ان باتوں کو اور بھی زیادہ تصدیق حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے ذرا اس سوال کو چھیڑیں کہ مذہب کی ابتدا کب سے اور کہاں سے ہوئی تو پہلے ہم کو دنیا کے مذہبوں کے لئے ایک سینٹر تلاش کرنا پڑے گا۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ دوسری دنیا کی آبادی میں اہل بابل اور سوریہ کا تصور مذہب کی نسبت سب سے اول نمبر پر تھا اور سب سے پہلے اہل بابل اور سوریہ میں مذہب کے خیالات پھوٹ نکلے۔ بابل کا مذہب مصر اور یونان اور چین کے مذاہب سے بھی قدیم تر ہے۔ اور عالموں کے گمان کے مطابق تین ہزار برس مسیح سے پیشتر بابل اور سوریہ میں مذہب کا وجود پایا جاتا ہے ارواح پرستی اور حیوان پرستی کے علاوہ اہل بابل کے بڑے معبود اجسام فلکی اور عناصر سے تعلق رکھتے تھے۔ اور دیوی دیوتاؤں کے بڑے قائل تھے۔ اور تاریخ ہمیں اسبات کے لئے بھی مجبور کرتی ہے کہ ہم اس بات کو تسلیم کر لیویں کہ ہمارے قدیم آریہ بزرگ بابل اور سوریہ کے پڑوس سے ہی آ کر شمالی ہند میں تشریف لائے اور پرستش کے بہت سے خیالات معمولات اور عقیدے اپنے ہمسایہ بھائیوں سے ہی لیکر ہندوستان

میں وارد ہوئے کیونکہ یونانیوں۔ مصریوں اور چینیوں کے علم الاصنام پر ملاحظہ کرنے سے اہل ہند کے آریہ رسم و رواج اور طریق عبادت اور دیوتاؤں کی پڑتال کے بعد اس نتیجے تک پہنچ جاتے ہیں کہ ہمارے قدیم آریہ بزرگوں کے خیالات ان سے ساتھ متفق ہیں۔ مصر اور یونان نے بابل اور سوریہ سے مذہب کو ورثہ میں پایا۔ اور یوں تمام عالم میں لوگوں نے اپنی اپنی راہیں اپنی اپنی عقلوں کے مطابق قبول کیں ہم اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کرتے کہ علم اللغۃ کی تحقیقات سے یہ بات درجہ یقین کو پہنچ گئی ہے۔ کہ یورپ کی سر برآوردہ اقوام اور نیز ہندوستان اور فارس کے باشندے ایک ہی خاندان کے افراد ہیں اور ان کی ابتدا ایک ہی ملک کے لوگوں سے ہوئی۔ اور ان سب کا اصلی وطن براعظم ایشیا کا وسط تھا۔ اور زمانہ بزمانہ وہاں سے ہی اُٹھ کر تمام دنیا میں پھیل گئے۔ اور مذہبی تصور کو ہمراہ ہی لے گئے۔ دنیا کے مشہور مذاہب زمانہ حال میں ہندو۔ محمدی بدھ مسیحی ہیں۔ ابتدائی اقوام کے کروڑہا انسان مدتوں سے اپنے قدما کی غلط راہوں اور ناواقفیوں کی اصلاح کر کے اپنے خیالات کو تبدیل کر کے مسیحیت میں پناہ گزین ہوگئے ہیں۔ اور ان میں کی اکثر اقوام کی کچھ آبادی مذہب اسلام میں تبدیل ہوگئی ہے۔ قدیم آریہ تمام ہند اور دیگر مذاہب میں تبدیل ہو کر نئی نئی صورتیں اختیار کرنے سے اصلی آریہ نام کو چھوڑ بیٹھا۔ یورپ کی آریہ اقوام مسیحی ہوگئیں۔ فارس اور وسط ایشیا کی آریہ نسلیں محمدیت میں داخل ہوگئیں۔ ہند اور چین بدھ اور دیگر شاخوں میں بٹ گئے۔ ہم بخوف طوالت تمام اقوام اور فرقوں کے متفرق مذہبی خیالات کو فی الحال قلم انداز ہی کئے دیتے ہیں۔ اور صرف اس امر کی طرف اپنا رخ جھکاتے ہیں کہ انسان کا عالمگیر مذہب کہاں ہے۔ اور اس کی ابتدا کب سے انسانوں کے دلوں میں ہوئی۔ اور اس کا ظہور کیونکر اور کس منشا سے ہوا۔ الٰہی مکاشفہ سے جو کتاب مقدس میں پایا گیا ہے۔ تولد انسان کے آغاز کے ساتھ مذہب کے ابتدا کا علم بھی ظہور پذیر ہے۔ آدم کی معافی کا وعدہ اور قابیل اور ہابیل کی قربانیاں اور اس کے وقت یہوواہ کا فدیہ سے عرفان حنوک کا خدا کے ساتھ ساتھ چلنا حضرت نوح کی منادی اور کشتی کا تیار ہونا اور بعد طوفان نوح کا قربانی گذراننا وغیرہ مذہب کی خاص بنیاد کی مستدلال ہیں۔ مگر اس پہلی دنیا میں مذہب کی رفتار قدرے دھیمی تھی۔ اور لوگوں کے تصور اور خیال روز بروز بدی ہوتے گئے۔ اور اس بدی کی دنیا کو یہ سزا ملی کہ وہ پانی کے طوفان سے ہلاک ہوگئے۔ اور نوح کے گھرانے کے بچاؤ کے باعث آئندہ نئی دنیا کی بنیاد پڑی۔ اور تاریخ ہم کو یہ پتہ دیتی ہے کہ حقیقی مذہب کچھ عرصہ کے لئے دنیا کی نظروں سے ایسا غائب معلوم ہوا کہ گویا دنیا سے اُٹھ گیا۔ اور وہی اگلا زمانہ تھا جس کی نسبت حواری مقدس نے فرمایا کہ خدا نے اس وقت سب قوموں کو اپنی اپنی راہ پر چلنے دیا۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ سچا مذہب دنیا سے اٹھ جائے۔ فوراً وہ سچا مذہب صبح کے ستارے کی مانند چمک اٹھا۔ اور ایک غیبی آواز کے ذریعے ایک شخص پر القا ہوا۔ اگر سچ پوچھو اس عالمگیر مذہب کی دوسری دنیا میں ابتدا بھی اہل بابل اور اسوریہ کے آس پڑوس سے ہی ہوئی۔ جب طوفان کے بعد انسانوں کے خیالات منتشر ہوگئے۔ تب سام کی نسل سے ایک شخص کو تنظیم نسل کے پرستاروں سے علیحدہ ہو جانے کا حکم فرمایا گیا اور اس کے ساتھ وہ عہد باندھا۔ جس کو مذہب کا عہد کہنا بجا ہے۔ اس شخص کا نام ابراہیم خلیل اللہ تھا۔

ابراہیم نے خدا کی آواز کو قبول کیا۔ اور اپنے قرابتیوں سے جدا ہو کر کنعان کی طرف روانہ ہوا اور وہاں اضحٰق اور یعقوب کے ساتھ وعدوں کا وارث ہوا۔ اور یعقوب سے بنی اسرائیل کے بارہ فرقوں کی بنیاد پڑی اور قوم بنی اسرائیل بھی براعظم ایشیا کی خاک پاک سے دنیا میں سرفراز کی گئی اور خدا نے اس قوم کو مذہب کے قوانین اور دستور العمل عبادت اور اس کی رسومات کی غایت رموز و کنایات کے وسیلے ان کے دلوں میں ڈالی اور ان کی ہدایت اور وقتاً فوقتاً تنبیہہ کے لئے نبیوں اور رسولوں کا اس قوم میں مسیح موعود تک ظہور ہوتا رہا۔ وہ نبی ان کو ایک آنے والے نجات دہندہ کی خبریں دیا کرتے تھے۔ نبیوں کی نبوت میں تمام دنیا کے نجات دینے والے کی نسبت جو پیشین گوئیاں کی گئیں ان میں اس کی آمد کی بابت پورا اعلان بمعہ حلیہ کے کیا گیا تھا۔ مثلاً وہ اسرائیل کی قوم یہوداہ کے فرقہ داؤد کے خاندان کی ایک کنواری سے پیدا ہوگا۔ اور کہ وہ بیت الحم شہر میں پیدا ہوگا۔ اس کی تعلیم اور کاموں کا ذکر ان میں تھا۔ اس کی صلیبی موت اور کفارہ کی نسبت نبیوں کی کتابوں میں کئی سو سال پیشتر خبر دی گئی تھی۔ جب وہ دنیا میں آیا تو سب نبوتیں اس میں کامل پائی گئیں۔ اس نے تعلیم اور کاموں اور نمونہ سے دنیا کے سامنے ظاہر کر دیا کہ وہ اپنے دعوے میں سچا ہے۔ جب اس نے کہا کہ راہ۔ اور حق اور زندگی میں ہوں۔

مسیحی دین کو اپنی ابتدائی صورت میں بنی اسرائیل کے متعلق ایک نئی تحریک کہنا چاہئے ظاہرا مسیحی دین کی ابتدا ادنیٰ اور چھوٹی سی

تھی لیکن اس کے اصول ہر قسم کے تھے جو دیگر مذہب سے سبقت لے جانے والے تھے ۔ مثلاً سب قوموں کو جاکر شاگرد بناؤ ۔ اور اپنے دشمنوں سے محبت کرو ۔ جو تمہیں ستائیں اُن کے لئے دعا مانگو ۔ اور یہ پاک اصول ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہونچ جانے والے تھے ۔ مسیحی مذہب کے اصول میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ۔ وہ عظیم الشان مذہبی تکمیل یعنی خدا کی بادشاہت جس کی پیشین گوئی انبیاء کر چکے تھے ۔ خدا اور انسان کے درمیان وہ رشتہ قائم کیا گیا جس کی اُمید مدت سے چلی آتی تھی جس کی بنیاد کامل میل اور برابری کی پر تھی ۔ یسوع مسیح نے اس پُر محبت تعلق کا ذکر یوں کیا ہے ۔ کہ خدا ہمارا آسمانی باپ ہے ۔ اور ہم سب آپس میں بھائی ہیں ۔ اس لئے انسان کو محسوس کرنا چاہیے کہ فی الواقع یہ تعلق ایسا ہی ہے اور انسان کو اس میں داخل ہوکر خدا کے ساتھ نہایت محبت اور اتحاد کی زندگی بسر کرنی چاہیے خدا بھی یہی چاہتا ہے ۔ کہ ہر شخص اُس کے ساتھ اس کا فرزند بن کر رہے ۔

پادری بڑتامل امریکن مشن ۔ کریالی
ضلع گوجرانوالہ ۔

رُباعی

اللہ رے کیا ہوگئی حالت تیری
خود مجھ کو رلاتی ہے مصیبت تیری ۔
کس خواب میں بیہوش ہوا ہے غافل
ایسا نہ ہو رنگ لائے یہ غفلت تیری

نیاز مند
ذاکر (مسیحی)

لارڈ کچنر کی وفات

یہ وحشت ناک خبر تمام ہندوستان میں افسوس سے سنی گئی ہے کہ لارڈ کچنر بہادر ۵ جون کو لقمہ بحر اجل ہوئے ۔ اس خبر کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے ۔ اور دل دہل جاتا ہے ۔ آپ سنہ ۱۸۵۰ء میں پیدا ہوئے ۔ اور ۱۸ برس کی عمر میں آپ نے گورنمنٹ سروس اختیار کی ۔ اور آغاز جنگ سے آپ وزیر جنگ بنائے گئے ۔ آپ نے جو جو کارہائے نمایاں اس قلیل ترعرصہ میں سرانجام دی اس سے ہر ایک شخص واقف ہے ۔

آپ جیسے اولعزم بہادر تھے ویسے ہی صاحب تدبیر بھی تھے ۔ ایسے لائق و قابل شخص کی وفات نہ صرف انگلستان کے لئے ہی مصیبت ہے ۔ بلکہ ہندوستان کے لئے بھی آپ جنگی جہاز میں سوار تھے کہ اچانک جہاز غرق ہوگیا افسوس ہے کہ جس مقصد کے لئے وہ اتنی جانفشانی سے کام کر رہے تھے اُس کا انجام اُن کو دیکھنا نصیب نہ ہوا ۔ اگر اب تمام دنیا استقرا کرے تو لارڈ کچنر جیسا اعوان و انصار بہادر و وفادار شخص پیدا ہونا ناممکن ہے ۔ خدا کا ارادہ تھا کہ وہ ان کو جلد اس جہان فانی سے بلا لے سے

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے ۔
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

اخباروں میں اس بہادر شخص کی وفات پر کئی کالم سیاہ ہوئے اور ہونگے ۔ اگرچہ وہ اس وقت اس دنیا میں نہیں ۔ تاہم اس کے کارنامے صفحہ دہر پر آفتاب کی طرح چمکتے رہیں گے ۔ نظم

ہوگیا بحر اجل میں تو ہمارے کچنر
سلطنت انگلشیہ کے او وفادار کچنر

کارنامے تیرے دنیا میں رہینگے روشن
سلطنت کے او چمکدار ستارے کچنر

ابدی چین میں تو داخل ہوا ہے بیشک
چھوٹ گیا محنتوں سے اب تو ہمارے کچنر

کاش اب ہم کو کوئی ایسا بہادر مل جائے
تیری مانند جو سب کام سنوارے کچنر

راقم :- بی بشیر الدین شہباز خاں سٹوڈنٹ
فسٹ مڈل کلاس ڈی ۔ بی اسکول
بھلوال ضلع شاہ پور

ایک شاندار سکول

خداوند میرا چوپان ہے مجھے کچھ کمی نہیں ۔ زبور ۱:۲۳

مشن سکول اور کرسچن بوائز و گرلز سکول بہت سے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل جگہوں میں واقع ہیں ۔ لودیانہ ۔ سیالکوٹ ۔ چٹھاکوٹ کلارک آباد ۔ ڈیرہ دون ۔ امرتسر ۔ لاہور وغیرہ میں قابل اشخاص کی زیر نگرانی جاری ہیں ۔ یہ سکول اس غرض کے لئے کھولے جاتے ہیں کہ جو گورنمنٹ سکولوں میں مذہبی تعلیم کی کمی ہے اُسے پورا کیا جاوے ۔ لیکن بائبل کے پڑھنے اور پڑھانے کا کام جس خوبی اور خوش اسلوبی سے بیرنگ ہائی سکول بٹالہ میں جاری ہے ۔ اس کا اندازہ اس سال لیک میموریل کے امتحان سے بخوبی واضح ہوجائیگا ۔ کہ درجہ جونیئر کے ہر سہ انعامات سکول ہذا کے

طلبا سے لے گئے ہیں۔ لہذا بیرنگ ہائی سکول مذہبی تعلیم کے لحاظ سے صوبہ بھر کے سکولوں میں اوّل نمبر ہونے کا فخر کر سکتا ہے۔ اور اس ساری کامیابی کا سہرا ماسٹر بھگوانداس صاحب بائبل ٹیچر کے سر پر ہے۔ ہم پرنسپل صاحب سکول ہٰذا کو اس شاندار کامیابی اور مذہبی تعلیم کی اس سعی بلیغ کے لئے مبارک باد دیتے ہیں۔ اور دوسرے سکولوں سے بزور عرض کرتے ہیں کہ وہ بھی اس پہلو میں بڑھ چڑھ کر کوشش کریں۔ خدا اپنے کلام پر برکت بخشے۔ آمین۔ از خاکسار

ایس۔ تتھومل۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

لارڈ بیکن صاحب کا قول

لارڈ بیکن صاحب کا قول ہے۔ کہ مطالعہ کتب تین باتوں میں کارآمد ہے۔ یعنی خوشی کے لئے۔ زینت کے لئے۔ اور قابلیت پیدا کرنے کے لئے۔ اگر ہم اس متذکرہ بالا قول کی تصدیق کرنی چاہیں تو مطالعہ کتب حقیقت میں اس کی کسوٹی ہے۔ اور کتب بینی انسان کو نہ صرف خوشی زینت اور قابلیت ہی بخشتی ہے۔ بلکہ اس کو ایسے اجنبیوں کے حالات سے واقف کرتی ہے جو اس سے بہت دور دراز کے ملکوں میں آباد ہیں۔ ان کے طرز معاشرت اور تمدنی زندگی۔ اور اخلاقی باتیں سب مطالعہ کتب سے معلوم ہو جاتی ہیں کسی شاعر نے بالکل سچ کہا ہے ؎

گھر بیٹھے سیر ملک کی کرنا
یہ تماشہ کتاب میں دیکھا

پس صاحبان اگر آپ مطالعہ کتب کا شوق رکھتے ہیں تو آج ہی دو پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر لارڈ بیکن کا قول مفت مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرما کر مطالعہ فرمائیں۔ بابو عبدالغنی آرڈر سپلائر شیخ پورہ سٹریٹ۔ لودیانہ۔ پنجاب۔

راقم:۔ تائب۔ لودیانوی۔

بیسویں (۲۰) صدی کی فارسی ڈکشنری

الموسوم بہ

عزیز اللغات

کتاب معنون بالا اس وقت پیش نظر ہے۔ اس کو ٹائیٹل کی ٹی سے اینڈ کی ڈی تک بخوبی دیکھ کر علم دوست اصحاب سے التماس ہے کہ ہمارے واجب التعظیم لغات نویس بزرگان سلف نے مبتدی و منتہی ہر دو پر یہ احسان عظیم کیا تھا۔ کہ اوّل ہر لفظ کے اعراب بتائے۔ بعد ازاں اسی لفظ کا ہم وزن لفظ بتا کر معنے کی طرف رجوع کیا تھا جس سے علاوہ معنے کے لفظی صحت (جو کہ بڑی بات ہے) ڈبل الڈبل ہو جاتی تھی۔ مثلاً ہرجم مفتوح بروزن پرچہ یعنی گوہر جس کو موتی کہتے ہیں۔ اسی بنا پر اگر کتاب متذکرہ بالا کو دیکھیں تو اس میں وزن بتانا تو کسی دست کی طرح مفقود ہے مزید براں اعراب بتانا ہی متروک البتہ جن الفاظ کے تلفظ مولف کو بھی معلوم نہ تھے۔ ان کو بلا اعراب لگائے ہی چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور جن کے تلفظ معلوم تھے ان کے اعراب بتائے نہیں بلکہ لگائے ہیں۔ اور وہ بھی غلط مثلاً جرج اور جرق ہر دو مفتوح لکھے ہیں۔ حالانکہ ہر دو مضموم ہیں اور بیچارہ (ہرچند - ہرچہ) ہر دو نذر ہوئے ہیں۔ بلکہ لفظ معطی بمعنی ایک ضروری الفاظ کے کافور۔ سلیٹ۔ پنسل کی عربی موجود ہے مگر انگریزی مہینوں کے عربی نام غائب ہیں مثلاً کانون الثانی۔ جنوری۔ شباط فروری۔ آذار مارچ وغیرہ فاللک یہی عبرانی کا یہ حال ہے کہ منجملہ زردمن دان کی تقلید ہیں۔ ہیلاوایاہ لکھ دیا گیا۔ حالانکہ کل ل کو ایاہ ہے۔ اگر مولف کی عبرانی درست بھی ہو تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یائے متکلم اور واو جمع حاضر ایک ہی جگہ ایک ہی وقت موجود ہوں۔ ہم نے اپنی زندگی بھر میں کسی زبان کے ایسے قواعد آج تک نہیں دیکھے۔ جن کے دو ضمائر یکجائی باہم موجود ہوں۔ اگرچہ مولف نے دو شمشیر دریک نیام بھی دکھا دی ہیں۔ تاہم بقول حافظ مقام مبہوتی ہے۔

قولہ:۔ زخاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبیست۔

جیساکہ اہل عرب خود کو (فخریہ طور پر) عرب اور غیر عرب کو عجمی کہتے ہیں۔ اسی طرح پختون (پشتو وان) کے نزدیک اول زبان پشتو ہے۔ اور دوم غیر پختو کے لئے عجمی فرق کی طرح اسم ہند کو ہے۔ اسی میں پنجابی۔ اور ہندوستاں کی سب زبانیں (ان کے نزدیک) شامل ہیں۔ اسی لئے کتاب بالا میں پنجابی اور اردو یکساں استعمال کی گئی ہے۔ مزید براں افغانی غلطی کہ ہندی حرف کی صدا کو ادا نہیں کر سکتے وہ بھی موجود ہے۔ مثلاً صفحہ ۵ سطر ۹ عیق۔ ٹونگا۔ ٹونگا دراصل ڈونگھا ہی جو کہ پنجابی لفظ ہے۔ صفحہ ۲۳ کالم دوم سطر ا



پڑکاؤ۔ چڑی کی ہوئی۔ صحیح چھڑکاؤ ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے۔

اور بھی دیکھیے۔ آخنہ نامرد کیا ہوا جانور۔ جانور کو مرد سے کیا نسبت؟

استقصا۔ کمی کا طلب۔ صحیح کمی کی طلب۔

اللہ اکبر ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اسکو چھوڑ گئے۔

النگو۔ کلائی کی چوڑیاں۔ کیا کلائی بغیر بھی پہنی جاتی ہیں۔ عجیب۔

تہ بند۔ چادر جو ٹانگوں میں باندھتے ہیں کچھ ملحوف مخصوص نہیں۔ بلکہ ٹانگوں کی پٹیاں ہیں۔ اگر طوالت مانع نہ ہوتی ایک کتاب تیار ہو سکتی۔ خیر اختصار کے ساتھ العاقل تکفیہ الاشارۃ۔

راقم :۔ بندہ مبارز خر از جنڈیالہ۔

مسیحی چوپائی

یشوع کرشٹ دکھن مہاراجہ
آئے جگ میں دکھین کا جا
کنواری کنیا سے جنم لیو ہے
پاپن کارن پران دیو ہے۔
سُرگ چھوڑ یشوع جگ آئے۔
دکھ سنکٹ اور پاپ مٹائے
اندھے لنگڑے کوڑھی پائے
ایسے دُکھیا بہت بچائے۔
تمرے درشن کی پیاسی پرانی
باس کرو من میں پربھو آنی
ہے پربھو مریم کے دُلارے
ہم پاپی ہیں درس تمہارے۔
ذاکر نت یشوع گن گاتا۔
اور چرنوں میں سیس نواتا (جیس)

غزل

تمہارے زخم محبت تھی کو بلسان شفا ٹھہرے
اٹھا کر درد تم اس درد کی میری دوا ٹھہرے
نہ کیوں ہو مرتبہ اعلیٰ تمہارا سارے نبیوں سے
شرار نور حق وہ تھے تو تم نور خدا ٹھہرے
عنان اختیار ہر دو عالم آپ رکھتے ہیں۔
تمہی مختار تم ہی مالک ارض و سما ٹھہرے
سر تسلیم اپنا ہم ترے قدموں پہ رکھتے ہیں
نہیں کچھ فکر بندے کو جو آقا کی رضا ٹھہرے
مجھے اپنی ثنا میں اے ساب رطب اللساں کر
نہ ایک دم کو زباں تعریف میں میری ذرا ٹھہرے
یہ دل اب تو الفت سے تری ایسا منور ہو
خودی کی اس میں تاریکی نہ دم بھر کو ذرا ٹھہرے
تمہارا حسن یہ شان خدا جس چشم نے دیکھا
بھلا وہ حسن فانی پر جواب ٹھہرے تو کیا ٹھہرے
نہیں زنہار کچھ خوف و خطر اس کو بعیں کا ہو
صلیب مجتبیٰ مصلوب کے نیچے جو آ ٹھہرے
ترشانی ہے تو ہوتے ترے عاصی کی معافی ہو
تم ہی راہ نجات ہو اور تم ہی راہ نما ٹھہرے۔

راقم :۔ ای۔ ٹی۔ آر۔ از اجمیر۔

ضروری اطلاع

واضح رہے کہ جنرل اسمبلی کی بشارتی کمیٹی کا چندہ جو بشارتی معرکہ کے لئے جمع کیا جاتا ہے وہ الہ آباد بنک لمیٹڈ۔ الہ آباد کے منیجر کے پاس بھیجنا چاہیے تاکہ جنرل اسمبلی کے فنڈ میں داخل کیا جائے۔

المشتہر :۔ پادری ایچ سی ویلٹی خزانچی

ضرورت

کرسچن بائز بورڈنگ سکول کے لئے ایک ہیڈماسٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ بی۔ اے ڈی کے لئے ۵۰۔۵۔۵۔۹۵ روپیہ ماہواری مزید براں مبلغ دس روپیہ ماہوار تک ہیڈماسٹر کا الاؤنس بھی دیا جائیگا۔ مکان رہائش مفت میں اور پراویڈنٹ فنڈ کی رعائتیں دیجائینگی۔ درخواستیں معہ نقول سندات پادری جے سی چٹرجی ایم۔ اے سینٹ سٹیفنس ہائی سکول دہلی کے نام بھیجیں۔

ضروری اطلاع

واضح ہو کہ لودیانہ پریسبٹری منعقدہ لودیانہ ۵۔۸ اپریل سنہ حال میں قرار پا چکا ہے۔ کہ بشارتی مہم کے واسطے جو ہماری جنرل اسمبلی کی ہدایت سے برپا ہونیوالی ہے۔ ذیل کی کلیسیاؤں اور جماعتوں سے ذیل کی تعداد زر وصول کیا جاوے اور پریسبٹری کے خزانچی کے پاس بھیجا جاوے (۱) لودیانہ کلیسیا ۵۰ روپیہ (۲) ڈیرہ دون ۷۵ روپیہ (۳) سہارنپور ۵۰ روپیہ (۴) انبالہ شہر ۴۰ روپیہ (۵) انبالہ چھاؤنی ۳۵ روپیہ (۶) موگا ۲۶ روپیہ (۷) سرساوا ۲۵ روپیہ (۸) جگادھری ۲۵ روپیہ (۹) لنڈورہ ۲۵ روپیہ (۱۰) رڑکی ۲۵ روپیہ (۱۱) سنتوکھ ماجرہ اور تھانیسر ۲۰ روپیہ (۱۲) کھنہ ۱۰ روپیہ اور (۱۳) جگراؤں ۱۰ روپیہ تاکید کتحریر کیا جاتا ہے کہ کلیسیائیں اور جماعتیں اپنے اپنے حصہ زر کے بہم پہنچانے کی ذمہ واری سمجھ کر جلد بھیجیں تا کہ بہ اشد ضروری کام رک نہ جائے۔ کلیسیا کا خادم۔ پی سی اپل خزانچی لودیانہ پریسبٹری۔ انبالہ چھاؤنی۔

برزنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے ایک اعلےٰ پیمانہ پر جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لایق اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں ماہ اپریل کے اختتام پر چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ **المشتہر**

پرنسپل برزنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

دلچسپ خبر

پنجاب پریزنٹیشن کمیٹی کی نازہ کمیٹی نے گذشتہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو لوگ پنجاب میں روزگار کے متلاشی ہیں۔ اور جن کو کارندوں کی ضرورت ہے۔ اُن اس محکمہ کے ذریعہ سے ان امور کے متعلق برابر خبر پہنچائی جایا کرے۔ کہ سب صاحبان نیچے لکھی باتوں کا خیال رکھیں

(۱) ہر درخواست کے ساتھ رکا ٹکٹ ضرور آنا چاہیئے۔

(۲) سارٹیفکیٹوں کی صرف نقل ہی بھیجا کریں۔

(۳) جہاں سے ملازمت چھوڑی ہو۔ اُس کا پورا نام اور پتہ لکھنا چاہیئے۔

(۴) جب ملازمت مل جائے تو محکمہ ہذا کو اطلاع دے دینا چاہیئے۔

المشتہر

مس ایس۔ ایم ویری صاحبہ۔

امریکن مشن قصور۔ پنجاب

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی جلدی بیماری کی دوا

تیل کئی ایک مفید دیسی اور ولایتی اسپتال کی تجربہ کی ہوئی دواؤں سے بنایا گیا ہے۔ اس سے ہر اقسام کی جلدی بیماری یعنے چمڑے کا مرض مثلاً خارش کھجلی چھاجن ابرس وغیرہ رفع ہوتے ہیں۔ برص سے خراب ہوئے چمڑے میں یہ فائدہ دکھلاتا ہے۔ چمڑے کی بیماری سے اکثر خون میں بھی نقص آجاتا ہے۔ اس حالت میں تیل لگانے سے پورا نفع نہیں ملتا۔ اس وجہ سے تیل لگانے کے ساتھ ہی خون صاف کرنے والی دوا آئی اوڈائی ڈ سالسا بھی حسب ہدایت استعمال کرنا چاہیئے قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک سے چار تک ہ رسالسا قیمت ۸ محصول ۸ ہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۹۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرف تحتی کا رخانہ لحاب یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۵ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے شرح خرچ معہ فیس طالب علم ۸ ماہوار اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ کپڑے جوتی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن بکس اگر وڈ کول بند و گرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن بکس کی ۸ سے ۸ تک گر وڈ کول لوہے ۸ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب سے عہ " " ۸

غیر ممالک سے " " ۸

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	ھ	عے
چوتھائی کالم	ھ	عے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	وعہ
پورا کالم	للعہ	وعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	ـہ	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ اگر دو پیکر کسی اشتہار کے لئے دیا جائیگا

نوٹ۔ ۱۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

اطلاع بخدمت نامہ نگاران۔ نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے بغرض واپسی خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۳) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائے گا (۵) بعض نامہ نگار غلط ملط لکھ کر نظر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہیئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریدار ان ۱۲ سے لیکر ۸ روپیہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد یو پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کیلئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام اے علی برادرز چھپا۔